Teaching of Urdu
B.Ed (Hons)Secondary
Semester V

Instructor
Mrs.Rakhshanda Naeem
Department of Education P&D
LCWU, Lahore

باب نمبر 10:اکتسابی جائزہ

10.1 اکتسابی جائزے کی تعریف

10.2 تعلیمی پیمائش(Measurement) اور تعلیمی جائزہ(Evaluation)

10.3 امورِ جائزہ

10.4 تدریسِ اردو میں جائزے کے لیے آزمائشوں کی اقسام

10.5 پرچہ بنانا اور جانچنا

تعلیمی جائزہ اور پیمائش

تدریسی عمل کی تکمیل کے لیے ضروری ہے کہ معلم کی تدریس کے بعد یہ بھی دیکھا جائے کہ جو کچھ معلم نے پڑھایا وہ متعلمین تک پہنچا کہ نہیں۔ نیز یہ دیکھنا بھی ضروری ہوتا ہے کہ نصابِ تعلیم کے طے شدہ مقاصد کس حد تک حاصل ہو پائے ہیں۔ ان عوامل کے پیشِ نظر تعلیمی جائزہ اور پیمائش کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

"تعلیمی جائزہ سے مراد کمیتی اور کیفیتی دونوں حوالوں سے متعلمین کی کارکردگی جانچنے کا عمل ہے جبکہ پیمائش کا دائرہ کار محض کمیتی جانچ تک محدود ہے۔"

منقولہ تعریف سے ہمارے سامنے جائزہ اور پیمائش کے دو پہلو آتے ہیں:

کمیتی جانچ سے مراد عددی جانچ ہے۔ یعنی یہ دیکھنا کہ طالبعلم نے کس پرچہ میں کتنے نمبر حاصل کیے ہیں اور اس کے کل نمبر کتنے ہیں۔

کیفیتی جانچ کا مطلب یہ ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ اپنے رویے، جماعت میں حاضری اور شخصیت کے اعتبار سے طالب علم کا کیا مقام ہے۔

تعلیمی جائزہ اور پیمائش کی اہمیت:

تعلیمی جائزہ اور پیمائش کی اہمیت اس بنیادی حقیقت میں پوشیدہ ہے کہ تعلیمی سفر اس کے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتا۔ ذیل میں اسی بنیاد پر مختلف نکات کی مدد سے تعلیمی جائزہ اور پیمائش کی اہمیت کی وضاحت کی گئی ہے:

۱۔ تعلیمی جائزہ اور پیمائش کی بدولت طلبا اپنے مستقبل کے حوالے سے منصوبہ بندی کر پاتے ہیں۔ گویا ہم یہ جان پاتے ہیں کہ کونسا طالبعلم کس مضمون میں زیادہ مضبوط اور کامیاب ہے۔ کس متعلم کا فطری رجحان کس میدان کی طرف ہے۔ ان حقائق سے آشنائی کے بعد یہ تعین کرنا آسان ہو جاتا ہے کہ کس طالبعلم کو کس میدان میں جانا چاہیے۔

۲۔ جائزہ اور پیمائش کا آزمائشی سلسلہ صرف طلبا کے معیار کا تعین نہیں کرتا۔ اس عمل سے معلم کا محاسبہ بھی ہوتا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو دو جماعتوں کی کارکردگی میں فرق صرف دونوں جماعتوں کے طلبا کے مقام کا تعین نہیں کرتا۔ اس سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دونوں جماعتوں کے اساتذہ میں سے کون زیادہ کامیاب ہو پایا۔ گویا کس معلم کی تدریس زیادہ پر تاثیر اور معیاری رہی۔ اس حقیقت کے ادراک سے معلمین اپنی کمزوریوں کو رفع کر سکتے ہیں۔

۳۔ جائزہ اور پیمائش تدریسی عمل پر نظر ثانی کا موقع بھی فراہم کرتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ جو تدریسی اقدامات ہم لیتے ہیں درست اور موثر بھی ہوں۔ جب ہم طلبا کا جائزہ لیتے ہیں تو ان کی کارکردگی سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ تدریسی عمل میں کن خرابیوں یا کمزوریوں کی وجہ سے طلبا کی کارکردگی متاثر ہوئی اور کون سے تدریسی اقدامات موثر رہے۔

۴۔ جائزہ اور پیمائش کی بدولت حذف کر دہ نظر ثانی کے نتیجے میں ہم تدریسی عمل میں ضروری رد و بدل کرنے پر قادر بھی ہو جاتے ہیں۔ یوں کمزور یا غیر تسلی بخش تدریسی اقدامات کو تدریسی عمل سے حذف کرکے معیاری اقدامات شامل کیے جا سکتے ہیں۔

۵۔ تعلیمی سفر کے آغاز پر چند مقاصدِ تعلیم طے کیے جاتے ہیں۔ تعلیمی جائزہ اور پیمائش ان مقاصد کے حصول کا پتہ دیتے ہیں۔ گویا ہم یہ جان پاتے ہیں کہ ہمارے تعلیمی مقاصد کس حد تک حاصل ہو پائے ہیں۔

۶۔ تعلیمی جائزہ اور پیمائش انفرادی سطح پر طلبا کے مقام کا پتہ بھی دیتا ہے۔ اسی بنیاد پر جماعت میں ان کی درجہ بندی ممکن ہوتی ہے۔

تعلیمی جائزہ اور پیمائش میں فرق:

تعلیمی جائزہ سے مراد کمیتی اور کیفیتی دونوں حوالوں سے متعلمین کی کارکردگی جانچنے کا عمل ہے جبکہ پیمائش کا دائرہ کار محض کمیتی جانچ تک محدود ہے۔

منقولہ تعریف بذات خود اس امر پر دال ہے کہ تعلیمی جائزہ ایک وسیع اور جامع اصطلاح ہے جبکہ پیمائش کا دائرہ کار صرف کمیتی جانچ تک محدود ہے۔ جائزہ اور پیمائش کے فرق کو ذیلی نکات کی روشنی میں سمجھا جا سکتا ہے:

۱۔ تعلیمی جائزہ متعلم کے مکمل مقام کا تعین کرتا ہے۔ یعنی کوئی طالب علم تعلیمی سطح کے ساتھ ساتھ اپنے رویے، کردار اور شخصیت کے اعتبار سے کیسا ہے۔ دوسری طرف پیمائش صرف طالب علم کے نمبروں کا پتہ دیتی ہے۔ گویا تعلیمی جائزہ مجموعی جانچ ہے جبکہ پیمائش جزوی جانچ ہے۔

۲۔ تعلیمی جائزہ قدری جانچ ہے۔ یعنی اس جانچ سے طالب علم کی اصل صلاحیتوں کا پتہ چلتا ہے۔

پیمائش مقداری جانچ ہے۔ یعنی اس سے پتہ چلتا ہے کہ کس طالب علم کے کتنے نمبر ہیں۔ ممکن ہے کہ کوئی طالبعلم رٹے کی بدولت زیادہ نمبر حاصل کر لے۔ پیمائشی اعتبار سے وہ بہتر تصور ہوگا لیکن جائزہ طالب علم کی حقیقی صلاحیتوں کا علم ہوتا ہے۔

۳۔ علمی اعتبار سے بات کی جائے تو تعلیمی جائزہ اس حقیقت کا پتہ دیتا ہے کہ طالب علم تحصیل زبان کے عمل میں کس حد تک پہنچا ہے۔ یعنی وہ نظم و نثر کی تفہیم اور قرات پر کس حد تک قدرت رکھتا ہے؟ قواعد و انشا میں اس کی کیا مہارت ہے؟ گفتگو اور شخصیت کے اعتبار سے اس کا کیا معیار ہے؟

پیمائش کا میدان محض یہی ہوگا کہ طالبعلم نے پرچے میں نظم و نثر یا قواعد و انشا کے سوالات میں کتنے نمبر حاصل کیے، خواہ وہ نمبر رٹے کے نتیجے میں حاصل ہوئے ہوں۔

۴۔ تعلیمی جائزہ مکمل تعلیمی عمل کی جانچ ہے۔ یعنی اس میں یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ متعلم کس حد تک کامیاب ہوا اور اس امر کی پڑتال بھی ہوتی

تعلیمی جائزہ کے مقاصد:

تعلیمی جائزہ ایک جدید اصطلاح ہے جو تدریسی عمل کی جامع پڑتال کے لیے ترتیب دی گئی ہے۔ تعلیمی جائزہ کے چند اہم مقاصد حسب ذیل ہیں۔ یہ مقاصد تعلیمی جائزہ کے وسیع دائرہ کار کا پتہ بھی دیتے ہیں۔

۱۔ معلمین کی صلاحیتوں کا ادراک: یعنی یہ معلوم کرنا کہ معلمین تدریسی عمل پر کس حد تک توجہ دے رہے ہیں اور ان کی تدریسی صلاحیتیں کس حد تک کارگر ہیں۔

۲۔ تعلیمی عمل میں مطلوبہ تبدیلیوں کا تعین: یعنی تعلیمی عمل کی ان خامیوں کی شناخت کرنا جو تعلیمی عمل کو متاثر کرتی ہیں۔

۳۔ انتظامی تبدیلیوں کا تعین: تعلیمی عمل کو زیادہ سے زیادہ پر تاثیر بنانے کے لیے محض تدریسی عمل پر نظر رکھنا کافی نہیں ہوتا۔ بسا اوقات بہت سے انتظامی مسائل، مثلاً سکول کے اوقات کار، جماعتی کمرے میں طلبا کی زیادہ تعداد، سکول میں تعلیمی سہولیات کا فقدان وغیرہ۔ معیاری تعلیمی جائزہ میں ان سب پر نظر رکھی جاتی ہے۔

۴۔ طلبا کے معیار کا تعین: طلبا کے معیار کا تعین تعلیمی جائزہ کا بنیادی نکتہ ہے۔ طلبا کو تعلیمی عمل میں مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے اور جائزہ اس امر کو یقینی بناتا ہے کہ طلبا کی درست ترین درجہ بندی کی جائے۔

۵۔ والدین کے لیے رہنمائی: تعلیمی جائزہ ہی کے ذریعے والدین کو ان کے بچے کے تعلیمی معیار کا پتا چل پاتا ہے۔

۶۔ منتظمین کے لیے اساتذہ کے معیار کی کسوٹی: تعلیمی جائزہ کے ذریعے ہی منتظمین جان پاتے ہیں کہ کس معلم کو کس حد تک ترقی ملنی چاہیے۔ ظاہر ہے کہ شعبہ تعلیم میں پیشہ وارانہ ترقی کی بنیاد تدریسی صلاحیت ہونی چاہیے۔

۷۔ جماعت بندی: تعلیمی جائزہ کی روشنی میں طے پاتا ہے کہ کس طالب علم کو اگلی جماعت میں ترقی ملنی چاہیے اور کس کو نہیں۔

ان تمام مقاصد کے حصول کے لیے جامع انداز میں تعلیمی جائزہ از حد ضروری ہے۔ واضح رہے کہ درست نتائج اور مذکورہ مقاصد کا حصول معیاری تعلیمی جائزہ کے بغیر ممکن نہیں۔

تعلیمی جائزہ کے لوازمات:

تحصیل زبان کے حوالے سے بات کی جائے تو مطالعہ، انشا اور قواعد، جائزہ کے تین مختلف پہلو ہیں۔ یہ تینوں پہلو معیاری جانچ کے لیے مختلف عوامل کے متقاضی ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

(الف) مطالعاتی جائزہ:

لسانی جائزہ کے حوالے سے مطالعاتی جائزہ میں دیکھا جاتا ہے کہ متعلم نظم و نثر کے مختلف اسباق کو کس حد تک سمجھ پایا ہے۔ اس سلسلہ میں:

۱۔ ضروری ہے کہ جائزہ میں عبارتوں کی تشریح کے حوالے سے سوالات یا سرگرمیاں شامل کی جائیں تا کہ دیکھا جا سکے کہ متعلم اسباق کی تفہیم پر کس حد تک قادر ہوا اور وہ ان کی توضیح و تشریح کس حد تک کر سکتا ہے۔

۲۔ دیکھا جائے کہ متعلم کس حد تک نظم و نثر کی تحسین کر سکتا ہے۔ یعنی وہ نظم و نثر کے تجزیہ پر کس حد تک قادر ہے۔

۳۔ دیکھا جائے کہ متعلم مختلف الفاظ، مرکبات، تشبیہات اور تلمیحات کو کس حد تک سمجھتا ہے۔

۴۔ دیکھا جائے کہ متعلم کا مجموعی اسلوب کیسا ہے اور وہ نظم و نثر کی تشریح اور تجزیہ میں کس نوع کی عبارت آرائی کرتا ہے۔

(ب) انشائی لوازمات:

انشائی اسباق میں تحریری اور تقریری دونوں حوالوں سے بچوں کی پڑتال ہونی چاہیے۔ معیاری لسانی جائزہ اس حوالے سے درج ذیل امور کا متقاضی ہے۔

۱۔ دیکھا جائے کہ بچہ موثر تقریر یعنی گفتگو کی مہارت کس حد تک رکھتا ہے۔

۲۔ دیکھا جائے کہ بچہ الفاظ کی بناوٹ اور تلفظ سے کس حد آشنا ہے۔ یعنی وہ خوش خطی یا گفتگو کے بنیادی اصولوں کے متعلق کیا جانتا ہے۔

۳۔ دیکھا جائے کہ متعلم کا ذخیرۂ الفاظ کس حد تک وسیع ہے اور اسے مختلف الفاظ کے استعمال پر کتنی قدرت ہے۔

۴۔ متعلم کو روانیِ بیان کے حوالے سے متعلم کا معیار کیا ہے۔ یعنی لکھنے کے حوالے سے متعلم کی رفتار کیا ہے اور گفتگو میں اس کی بات کس حد تک رواں ہوتی ہے۔

(ج) قواعدی لوازمات:

قواعدی حوالے سے معیاری جائزہ کا تقاضا ہے کہ دیکھا جائے کہ:

۱۔ متعلم الفاظ کی ساخت کے حوالے سے کیا جانتا ہے۔ یعنی متعلم واحد جمع، مذکر مونث اور ترکیب سازی وغیرہ کے متعلق کیا جانتا ہے۔

۲۔ جملاتی ساخت کے حوالے سے متعلم کا علم کس حد تک ہے۔ یعنی جملے کے اجزا، جملے کی اقسام اور معیاری جملہ سازی کا فن وغیرہ۔

مضمونی یا موضوعی طریق امتحان:

پرچہ جات کے ذریعہ طلبا کی جانچ پرکھ کے دو مختلف طریقے ہیں۔ ان میں ایک طریقہ کو مضمونی یا موضوعی طریق امتحان کہتے ہیں۔

''مضمونی یا موضوعی طریق امتحان'' میں مواد مضمون کے کسی خاص عنوان سے بحث کی جاتی ہے اور جانچ کا کافی حد تک دارومدار معلم کی پسند ناپسند پر ہوتا ہے۔''

قدری جانچ:

دور حاضر میں محض امتحانات میں طلبا کو جانچنے کی بجائے جامع انداز میں ان کی پرکھ پر زور دیا جاتا ہے۔ جدید جانچ کے اس طریقہ کو قدری جانچ کہا جاتا ہے۔

''جانچ یا پرکھ کا وہ جامع نظام جس میں صرف مضمونی طریقہ پر ارتکاز نہیں کیا جاتا بلکہ ان کی ذہنی اور جسمانی تربیت کی پرکھ بھی ہوتی ہے۔''

جائزہ اور پیمائش کی مختلف صورتیں

تدریسی عمل کے بعد جائزہ اور پیمائش کے عمل سے اس امر کا اندازہ لگایا جاتا ہے کہ طلبا کس حد تک متعلقہ مضمون میں مہارت حاصل کر پائے ہیں۔ اس سلسلہ میں مختلف طرح سے ان کی اہلیت اور قابلیت کو آزمایا جا سکتا ہے۔ یہ مختلف طریقے جائزہ اور پیمائش کی مختلف صورتیں کہلاتی ہیں۔ انہیں مختلف صورتوں کا جائزہ ذیل سطور میں لیا گیا ہے۔

معروضی جانچ:

"معروضی جانچ میں نفسِ مضمون کی پاسداری ضروری ہوتی ہے اور موضوع سے گریز کی گنجائش نہیں ہوتی۔"

دراصل معروضی جانچ میں تفصیلی جواب کی بجائے مختصر اور حتمی جواب طلب کیا جاتا ہے اس لیے یہ ممکن نہیں ہوتا کہ جواب غیر واضح یا مبہم دیا جائے۔ یا جواب درست ہوگا یا غلط۔ چنانچہ موضوع سے متعلق ہونا ضروری ہو جاتا ہے۔

معروضی جانچ کی اقسام:

معروضی جانچ ذیلی صورتوں میں کی جا سکتی ہے:

۱۔ درست یا غلط جواب کی آزمائش: یعنی مختلف بیانات درج کر کے طلبا سے درست اور غلط بیان کی نشاندہی کروانا۔

۲۔ کثیر الانتخابی جوابات کی آزمائش: یعنی ایک سوال کے تین یا چار جوابات درج کر کے طلبا سے درست جواب کے انتخاب کو کہنا۔

۳۔ نامکمل فقروں آزمائش: یعنی جملوں یا عبارت میں خالی جگہ دے کر طلبا سے یہ جگہ درست الفاظ سے پُر کروانا۔

۴۔ مشابہت کی آزمائش: یعنی دو کالموں میں مختلف بیانات یا الفاظ درج کر کے طلبا سے مماثلت کی نشاندہی کروانا۔ مثلاً مترادفات کی نشاندہی وغیرہ۔

۵۔ شناخت کی آزمائش: مختصر تحریری سوالات پوچھنا یا تصاویر دکھا کر شناخت کروانا۔

زبانی جانچ:

"زبانی جانچ سے مراد آزمائش کا وہ طریقہ ہے جس میں طلبا کو تحریری انداز کی بجائے زبانی طور پر پرکھا جاتا ہے۔"

یہ طریقہ بالخصوص جماعت سوم تک بہت اہم ہے۔ ابتدائی سطح پر تحریری صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ طلبا کی گفتگو یا بولنے کی صلاحیتوں کی تربیت بھی مقصود ہوتی ہے اس لیے زبانی جانچ مذکورہ جماعتوں میں جائزہ کی ایک ناقابل فراموش صورت ہے۔ زبانی جانچ کرتے وقت معلمین کو درج ذیل امور مدنظر رکھنے چاہئیں:

۱۔ یہ دیکھا جائے کہ طالب علم کی گفتگو کس حد تک قابل تفہیم ہے۔ یعنی اس کی آواز کس حد تک قابل سماعت ہے وہ اپنی بات کس حد تک سمجھا پا رہا ہے۔

۲۔ دیکھا جائے کسی موضوع کے انتخاب کے حوالے سے طالب علم کا چناؤ کیسا ہے۔ اگرچہ یہ زبانی جانچ سے زیادہ فکری جانچ کا پہلو ہے لیکن یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ متعلم بولتے وقت اپنے اعصاب پر کس حد تک قابو رکھتا ہے۔ یہی قابو اس کے انتخاب کو متاثر کرتا ہے۔

۳۔ یہ دیکھا جائے کہ متعلم کو دیا گیا سبق کس حد تک یاد ہے۔ یعنی زبانی سنانے کی صورت میں متعلم کتنا اٹکاؤ کا شکار ہوتا ہے۔

۴۔ کسی سوال کا جواب اپنے لفظوں میں دینا مقصود ہو تو دیکھا جائے کہ متعلم کے الفاظ کا چناؤ کیسا ہے۔

۵۔ دیکھا جائے کہ بولتے وقت متعلم کا انداز کس حد تک متاثر کن ہے۔

پڑھائی کی جانچ:

"پڑھائی کی جانچ سے مراد وہ آزمائشی طریقہ ہے جس میں متعلم کو قرات کے حوالے سے پرکھا جاتا ہے۔"

آزمائش کے اس طریقہ کی اہمیت بھی زیادہ تر ابتدائی جماعتوں میں تصور کی جاتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس آزمائشی طریقہ کی اہمیت ابتدائی جماعتوں میں زیادہ ہے لیکن عملاً یہ حقیقت دیکھنے میں آئی ہے کہ ثانوی جماعتوں اور کسی حد تک اعلیٰ سطحی تعلیم میں بھی طلبا کی قرات متاثر کن نہیں ہوتی۔ اس لیے پڑھائی کی جانچ کسی نہ کسی حد تک آزمائشی سلسلہ کا حصہ ہونی چاہیے۔ پڑھائی کی جانچ کرتے وقت درج ذیل امور مدِ نظر رہنے چاہئیں:

۱۔ جماعت اول اور دوم کی سطح پر دیکھا جائے کہ بچوں کو ہجے کرکے الفاظ بنانے پر کس حد تک قدرت ہے۔

۲۔ دیکھا جائے کہ طلبا کا تلفظ کیسا ہے۔

۳۔ دیکھا جائے کہ طلبا کی قرات میں ادائیگی کیسی ہے۔

۴۔ دیکھا جائے کہ طلبا جو کچھ پڑھ رہے ہیں اسے کس حد تک سمجھ رہے ہیں۔

۵۔ طلبا کے پڑھنے کی رفتار کیا ہے۔

۶۔ دیکھا جائے کہ طلبا پڑھتے وقت درست نشست اختیار کرتے ہیں یا نہیں۔

۷۔ دیکھا جائے کہ بچہ پڑھتے وقت کتاب اور آنکھوں میں کس حد تک مناسب فاصلہ قائم رکھتا ہے۔

۸۔ پڑھائی میں بچہ آواز کے زیر و بم سے کتنا کام لیتا ہے۔

۹۔ دیکھا جائے کہ بچے کو نظم و نثر کی قرات میں امتیاز کس حد تک آتا ہے۔

لکھائی کی جانچ:

"لکھائی کی جانچ سے مراد وہ پیمائشی طریقہ ہے جس میں طلبا کے لکھنے کی صلاحیتوں کو پرکھا جاتا ہے۔"

زبانی جانچ اور پڑھائی کی جانچ کی طرح ابتدائی جماعتوں میں لکھائی کی جانچ کی بھی بڑی اہمیت ہے۔ اس سلسلہ میں معلمین کو درج ذیل امور کا خیال رکھنا چاہیے:

۱۔ دیکھا جائے کہ بچہ حروف جوڑ کر کس حد تک لفظ بنا سکتا ہے۔

۲۔ دیکھا جائے کہ بچہ الفاظ کے حجم میں کس حد تک توازن قائم رکھتا ہے۔

۳۔ دیکھا جائے کہ بچہ لکھتے وقت سطروں کا خیال کتنا رکھتا ہے۔

۴۔ دیکھا جائے کہ بچہ لفظ لکھتے وقت فاصلہ کتنا قائم رکھتا ہے۔

۵۔ دیکھا جائے کہ تحریری عمل میں بچے کے ہجے کس حد تک درست ہیں۔

۶۔ دیکھا جائے کہ بچہ خوش نویسی کو کتنی اہمیت دیتا ہے۔

۷۔ دیکھا جائے کہ لکھنے میں بچے کی رفتار کیا ہے۔

۸۔ دیکھا جائے کہ تحریری عمل میں بچہ رموز اوقاف کا کتنا خیال رکھتا ہے۔

۹۔ دیکھا جائے کہ بچے کو پابندی کا فن کس حد تک آتا ہے۔

۱۰۔ دیکھا جائے کہ مختلف طرح کی تحریروں میں بچہ اپنے خیالات میں ربط کس حد تک قائم رکھتا ہے۔

تحصیلی جانچ:

"تحصیلی جانچ سے مراد معروضی جانچ کی وہ صورت ہے جس میں پرچہ حل کروا کر متعلمین کی مختلف صلاحیتوں کو پرکھا جاتا ہے۔"

معروضی جانچ پر ابتدائی گفتگو ہو چکی ہے جس کے بعد لسانی مہارتوں کے حوالے سے آزمائشوں کی مختلف صورتوں کا تعارف کروایا گیا۔ تحصیلی جانچ لکھائی کی جانچ کی ہی ایک صورت ہے کیونکہ پرچہ بہر حال تحریری صورت میں ہی مکمل کیا جاتا ہے۔ البتہ یہاں نقطہ ارتکاز اس امر پر ہے کہ تحصیلی جانچ میں محض معروضی جانچ کو جگہ دی جاتی ہے۔ عمومی لکھائی کی جانچ میں مضمونی اور معروضی جانچ دونوں کو جگہ ملتی ہے۔

ذیل میں تحصیلی جانچ کے مختلف مراحل کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے:

تحصیلی جانچ میں تیاری کے مراحل:

تحصیلی جانچ کو بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اول: پرچے کی تیاری، انتظام اور نتائج؛ دوم: شماریاتی عمل، تجزیہ اور ترجمانی۔

یہی وہ حصے ہیں جن کی مزید تقسیم تحصیلی جانچ کے مراحل کا پتہ دیتی ہے جو درج ذیل ہیں:

ا۔ تیاری:

تیاری دراصل پرچہ بنانے کے مرحلہ کو کہتے ہیں۔ تحصیلی جانچ میں پرچہ کی تیاری کرتے وقت:

(الف) یہ دیکھنا ضروری ہے کہ پرچہ تمام نصاب کا احاطہ کرتا ہو۔ یوں نہ ہو کہ چند موضوعات کو نظرانداز کر دیا گیا ہو۔

تفصیلی جانچ کے اجزا:

تفصیلی جانچ کے مراحل کے بعد معروضی طریق کی اساس پر قائم تفصیلی جانچ کے اجزا پر مختصر بات ہوگی۔

معروضی جانچ پر بات کرتے ہوئے معروضی جانچ کی مختلف صورتوں پر روشنی ڈالی گئی۔ دراصل وہی صورتیں تفصیلی جانچ کے اجزا ہیں۔ البتہ معروضی جانچ کے باب میں معروضی جانچ کی مختلف صورتوں کی مثالیں نہیں بتائی گئیں تھیں۔ یہاں انہی صورتوں کو مثالوں سے سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۱۔ صحیح غلط:

ایسے سوالات میں طلبا مختلف بیانات میں سے صحیح اور غلط کا تعین کرتے ہیں مثلاً:

(الف) 'صبح' مونث ہے۔

(ب) 'انتہا' حرف ہے۔

(ج) 'بہادر' اسم ہوتا ہے۔

مذکورہ بیانات میں (الف) درست ہے جبکہ (ب) اور (ج) غلط بیانات ہیں۔

۲۔ کثیر الانتخابی جوابات:

وہ سوالات جن میں ایک سوال کے مقابل تین یا چار جواب دیے جاتے ہیں اور طلبا درست جواب کا تعین کرتے ہیں۔ مثلاً: ''لڑکا''

(الف) اسم نکرہ ہے۔

(ب) اسم معرفہ ہے۔

(ج) اسم علم ہے۔

۳۔ مماثل مد:

وہ سوالات جن میں طلبا مشابہت یا مماثلت تلاش کرتے ہیں۔ مثلاً: ایک کالم میں " گلاب " لکھ کر دوسرے کالم میں موجود درخت، پتا اور پھول لکھ کر پوچھا جا سکتا ہے کہ گلاب کے قریب تر لفظ کون سا ہے۔

۴۔ تکمیلی مد:

ان آزمائشی سوالات میں طلبا سے خالی جگہ پر کروائی جاتی ہے۔ مثلاً: ایسے لوگ روز۔۔۔نہیں ہوتے۔

(الف) زندہ

(ب) مردہ

(ج) پیدا

۵۔ اصناف بندی کی مدات

ان سوالات میں اختلاف کی نشاندہی کروائی جاتی ہے۔ مثلاً: کوا، کوئل، طوطا اور بلی لکھ کر پوچھنا کہ ان میں مختلف کون سا ہے۔

تحصیلی جانچ کے ایک معیاری پرچہ میں مذکورہ تمام مدات یا سوالات کا ایک متوازن تناسب کامیاب آزمائش کی ضمانت ہو سکتا ہے۔

پرچہ کی تیاری:

جائزہ اور پیمائش خواہ کیسی بھی ہو، بہر حال ایک معیاری پرچے کے بغیر کامیاب آزمائش کا تصور محال ہے۔ چنانچہ جائزہ اور پیمائش کی مختلف صورتوں اور اقسام پر گفتگو کرنے کے ساتھ ساتھ یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ معیاری پرچہ کیسے تشکیل دیا جاتا ہے۔ ذیل میں ان اہم مراحل اور پہلوؤں کی نشاندہی کی گئی ہے جو معیاری پرچہ بناتے وقت معلم اور ممتحن کو مد نظر رکھنے چاہئیں:

منصوبہ بندی:

معیاری پرچہ تشکیل دیتے ہوئے سوالات منتخب کرنے سے پہلے پرچہ کی باقاعدہ منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔

''منصوبہ بندی میں مقاصد کا تعین کرنا، نفسِ مضمون کا تعین کرنا اور امتحانی خاکہ ترتیب دینا شامل ہے۔''

منقولہ بالا تعریف سے منصوبہ بندی کے مرحلہ کے تین اہم پہلو سامنے آتے ہیں جن پر ذیل میں روشنی ڈالی گئی ہے:

(الف) مقاصد کا تعین:

مقاصد کا تعین کرتے وقت ضروری ہے کہ:

۱۔ نصاب کے مقاصد پر نظر رکھی جائے تاکہ اسی حوالہ سے پرچہ کے سوالات ترتیب دیے جا سکیں۔ نصاب کے مقاصد کا خیال رکھنا ماہانہ جائزہ سے سالانہ جائزہ تک کے تمام پرچہ جات میں ضروری ہے۔ مختصر مدتی امتحانات میں نصاب کے محض وہ مقاصد دیکھے جائیں گے جو زیرِ امتحان محدود نصاب سے متعلق ہوں گے جبکہ حتمی امتحان میں نصاب کے تمام مقاصد مدِ نظر رہنا چاہئیں۔

۲۔ نصاب کے طے شدہ مقاصد کے ساتھ ساتھ ہر معیاری معلم اپنے متعلمین کو دیکھتے ہوئے چند مقاصد خود بھی طے کرتا ہے۔ پرچہ کی تیاری کے دوران ان مقاصد کو بھی مدِ نظر رکھنا چاہیے۔

۳۔ مقاصد کے حصول کا پتا چلانے کے لیے ان سے متعلقہ سوالات ترتیب دیے جانے چاہئیں۔ گویا مقاصد کی روشنی میں سوالات ترتیب دیے جائیں۔

(ب) نفسِ مضمون کا تعین:

مقاصد پر ازیر نو نظر کر لینے کے بعد نفسِ مضمون کا تعین کرتے وقت ضروری ہے کہ:

۱۔ زیرِ امتحان عنوانات و اسباق کا تعین کیا جائے۔ مختصر مدتی امتحانات میں یہ تعین نصاب کی تقسیم کے عین مطابق ہوگا جبکہ سالانہ امتحانات میں مضمون کے تمام عنوانات میں سے کسی کو بھی پرچہ میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ عنوانات کی فہرست سازی کے بعد اہمیت کے اعتبار سے عنوانات کو ترتیب دیا جاتا ہے۔ یہ اقدام اس لیے مفید ہے کہ ایسا نہ ہو کہ پرچہ میں اہم عنوانات و اسباق فراموش ہو جائیں۔

۳۔ اہم عنوانات و اسباق کے تعین کے بعد اہم اسباق و عنوانات کے متعلق مختلف سوالات ترتیب دیے جاتے ہیں۔ واضح رہے کہ سوالات کی یہ تشکیل محض حتمی پرچہ میں رہنمائی کے لیے ہے اس لیے سوالات کی تعداد کم یا زیادہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ زیادہ سوالات کا بہر حال یہ فائدہ ضرور ہے کہ حتمی

پرچہ میں سوالات کے انتخاب میں سہولت رہتی ہے۔

(ج) امتحانی خاکہ بنانا:

امتحانی خاکہ سے مراد ایک ایسا نمونہ جاتی پرچہ ہے جس میں تعین کیا جائے کہ:

۱۔ کیا تمام اہم مطلوبہ عنوانات پرچہ کا حصہ بن رہے ہیں؟

۲۔ کیا ترتیب دیے گئے سوالات سے تعلیمی مقاصد کے حصول یا عدم حصول کا پتہ لگایا جا سکتا ہے؟

۳۔ کیا سوالات میں مقاصد اور عنوانات کا اہمیتی تناسب درست ہے؟

ان سوالات کا مثبت جواب ایک معیاری پرچہ کا ضامن ہوگا۔

پرچہ کی تیاری اور تشکیل:

پرچہ کے تشکیلی مرحلہ پر ذیلی امور مدِ نظر رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ پرچہ کے ہر حصہ کے لیے ضرورت سے زائد سوالات کا انتخاب کیا جائے تا کہ بعد ازاں موزوں ترین سوالات چنے جا سکیں۔

۲۔ حذر کرو زائد سوالات میں سے مطلوبہ سوالات منتخب کیے جائیں۔

۳۔ منتخب سوالات پر نظرِ ثانی کی جائے اور دیکھا جائے کہ کہیں موضوعی یا تحریری حوالہ سے کوئی غلطی تو نہیں رہ گئی؟

۴۔ دیکھا جائے کہ کیا پرچہ وضع کردہ اصولوں کے عین مطابق ہے؟

یہاں وضع کردہ اصولوں سے مراد وہ ضوابط ہیں جو طلبا کو دورانِ تدریسی عمل بتائے گئے تھے۔ ان اصولوں سے روگردانی ہرگز نہیں کرنی چاہیے۔ ایسا کرنا معلم اور متعلم دونوں کے لیے صحت مند عمل نہ ہوگا۔

۵۔ دیکھا جائے کہ پرچہ پہلے ترتیب دیے گئے خاکہ سے مطابقت رکھتا ہے؟

۶۔ دیکھا جائے کہ پرچہ میں شامل سوالات میں حسنِ ترتیب متاثر تو نہیں ہو رہا؟ (بالعموم یہی سفارش کی جاتی ہے کہ سوالات کی تقدیم و تاخیر نصابی اسباق کی مطابقت سے ہونی چاہیے۔)

۷۔ سوالات کی تشکیل کے بعد پرچہ پر مطلوبہ ہدایات درج کی جاتی ہیں۔ ضروری ہے کہ یہ ہدایات واضح، آسان اور حتمی نوعیت کی ہوں۔

آزمائشی مرحلہ:

پرچہ سازی کے بعد آزمائش کا مرحلہ آتا ہے۔ اس مرحلہ پر متعلمین پرچہ حل کرنے کا کام کرتے ہیں۔ ممتحنین کو اس مرحلہ پر درج ذیل امور کا خیال رکھنا چاہیے:

۱۔ دیکھا جائے کہ کیا متعلمین کے پاس پرچہ حل کرنے کے لیے مطلوبہ سامان موجود ہے؟ بالخصوص چھوٹی جماعتوں میں مطلوبہ سامان کی یقین دہانی زیادہ ضروری ہوتی ہے کیونکہ چھوٹے بچوں سے احتیاط کی توقع، دوران پرچہ بہت سے مسائل کو جنم دے سکتی ہے۔

۲۔ نقل کے رجحان کی حوصلہ شکنی کے لیے متعلمین کی نشستوں کی درست ترتیب آزمائشی مرحلہ کا ایک اہم لوازمہ ہے۔ زیادہ قریب بیٹھنے کے نتیجہ میں فطری طور پر بچے نقل کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ بچوں کی نشستوں میں مناسب فاصلہ ضروری ہے۔

۳۔ نفسیاتی اعتبار سے بچوں کا امتحانی مرکز سے مانوس ہونا بھی ضروری ہے۔ اس لیے معیاری ٹیسٹ کے موقع پر سفارش کی جاتی ہے کہ متعلمین پرچے سے ایک روز قبل امتحانی مرکز کا دورہ کرلیں۔ امتحانات کی انتظامیہ کو بھی بار بار کمروں کی ترتیب نہیں بدلنی چاہیے۔

سکول کی سطح پر انتظامیہ کو چاہیے کہ ہر ممکن حد تک بچوں کی آزمائش ان کے جماعتی کمرے ہی میں منعقد کریں۔

۴۔ پرچہ کے دوران مناسب ماحول کی فراہمی بھی انتظامیہ کے فرائض کا حصہ ہے۔ زیادہ شور، موسمی شدت اور پرسکون نشستوں کی عدم دستیابی سے بچوں کی آزمائش متاثر ہوسکتی ہے۔

۵۔ اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ بچے آزمائش پر مکمل ارتکاز کرسکیں۔ بسا اوقات ممتحنین کی بار بار کی ہدایات اور امتحانی مرکز میں افراد کی آمد و رفت بھی بچوں کی توجہ کو متاثر کرتی ہے۔

۶۔ حسب ضرورت لوازمات کی یقین دہانی کے ساتھ ساتھ ممتحنین کی طرف سے مستعد نگرانی ہونی چاہیے۔ اس امر کا احساس کہ نقل یا کسی بھی غیر سنجیدہ حرکت کے نتیجہ میں متعلمین کو نقصان ہوسکتا ہے، بچوں کو از خود خلاف ضابطہ اعمال سے روکے رکھتا ہے۔

جوابی کاپی کی پڑتال:

آزمائشی مرحلہ کے بعد جوابی کاپی کی پڑتال کا مرحلہ آتا ہے۔ گویا یہ دیکھا جاتا ہے کہ طلبا کی کاوشیں کس حد تک کامیاب رہیں۔ اس مرحلہ پر معلم کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ انتہائی احتیاط کے ساتھ جوابی کاپی کی پڑتال کرے کیونکہ اس کی چھوٹی سی غلطی یا بے احتیاطی متعلمین کے جائزہ جاتی عمل کو متاثر کر سکتی ہے۔ چنانچہ اس عمل سے گزرتے ہوئے معلم کو درج ذیل نکات مدِ نظر رکھنے چاہئیں:

۱۔ معلم کو پڑتال کے بنیادی اصولوں سے آگہی ہو۔ بالخصوص انشائی یا مضمونی نوعیت کے سوالات میں معیار بندی نہایت حساس ہو جاتی

ہے۔ ایسے سوالات میں درست معیار کا تعین بہت ضروری ہے۔

۲۔ معلم پرچہ میں دی گئی ہدایات سے بخوبی آشنا ہو اور جوابی کاپی دیکھتے وقت ان ہدایات کو ذہن نشین رکھے۔

۳۔ معیاری ٹیسٹوں کی جوابی کاپیوں کی پڑتال کے وقت اگرچہ جانبداری کا سوال پیدا نہیں ہوتا البتہ سکولوں کے امتحانات میں معلم کو مکمل غیر جانبداری کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ کسی طالب علم کو زیادہ یا کم پسند کرنا ایک فطری عمل ہو سکتا ہے لیکن جوابی کاپی کی پڑتال کے وقت معلم سے زیادہ اس کی تحریر کو اہمیت دینی چاہیے۔

۴۔ اغلاط کی واضح طور پر نشاندہی کی جانی چاہیے تاکہ کسی اعتراض کی صورت میں ثابت کیا جا سکے کہ نمبروں میں کمی یا زیادتی کا کیا سبب تھا۔

۵۔ بالخصوص سکول کے امتحان میں مطلوبہ مقامات پر مختصر رہنمائی بھی کر دینی چاہیے تاکہ بچوں کو جوابی کاپیاں دکھائی جائیں تو انہیں معلوم رہے کہ درست مطلوبہ جواب کیا ہو سکتا تھا۔ ایسی صورت میں جماعت میں جوابی کاپیوں پر نظرِ ثانی کا مرحلہ آسان ہو جاتا ہے۔ واضح رہے کہ جماعت میں جوابی کاپی پر طلبا کی نظرِ ثانی پانچویں جماعت کے بعد ہی ہونی چاہیے۔ اس سے قبل جوابی کاپیاں نظرِ ثانی کے لیے بچوں کے گھر بھجوائی جا سکتی ہیں۔

۶۔ جوابی کاپی پر موجود جوابات کے نمبر لگا لینے کے بعد معلم کو انتہائی احتیاط سے کل نمبروں کی جمع آوری کرنی چاہیے۔

۷۔ تمام جوابی کاپیوں کی پڑتال کے بعد حاصل شدہ کل نمبر ایوارڈ لسٹ پر درج کیے جاتے ہیں۔ یاد رہے کہ یہی ایوارڈ لسٹیں بعد ازاں طلبا کی درجہ بندی کی بنیاد بنتی ہیں چنانچہ ان میں درست اندراج ضروری ہے۔

۶۔ جدید درجہ بندی کا معیار کچھ یوں ہے:

- ۷۰ فیصد سے زائد: Grade A.
- ۶۰ سے ۶۹ فیصد تک: Grade B.
- ۵۰ فیصد سے ۵۹ فی صد تک: Grade C.
- ۴۰ سے ۴۹ فی صد تک: Grade D.
- ۴۰ فی صد سے کم: Grade F.

ذیلی موضوع نمبر: ۱۸۷۔

گریڈنگ میں پرسنٹائل کا استعمال:

طلبا کی درجہ بندی کے لیے استعمال ہونے والے طریقوں میں ایک جدید طریقہ پرسنٹائل رینک (فیصدی درجہ) ہے۔

"جائزہ جاتی نظام میں پرسنٹائل سے مراد درجہ بندی کا وہ کلیہ ہے جو مجموعی تعلیمی عمل میں متعلم کے تقابلی درجہ کا تعین کرتا ہے۔"

منقولہ تعریف سے پرسنٹائل کے دو پہلو سامنے آتے ہیں:

اول: تقابلی درجہ بندی، یعنی اس طریقہ میں محض یہ دیکھ لینا کافی نہیں کہ طالب علم نے کسی مضمون میں کتنے نمبر حاصل کیے ہیں۔ بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ جماعت کے دیگر طلبا کے مقابلہ میں کسی خاص طالب علم کا کیا مقام ہے۔

دوم: مجموعی تعلیمی عمل، یعنی صرف یہ دیکھنا کافی نہیں کہ طالب علم نے فلاں پرچہ میں کتنے نمبر حاصل کیے۔ یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ دیگر نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں میں طالب علم کا کیا معیار رہا۔

پرسنٹائل کی مثال:

چونکہ پرسنٹائل رینک کی بنیاد محض متعلم کے اپنے نمبر نہیں ہوتے اور دیکھا جاتا ہے کہ دیگر طلبا کے مقابلہ میں کوئی طالب علم کس مقام پر ہے اس لیے دیگر طلبا کے معیار کے بغیر اس ایک طالب علم کے درجہ کا تعین ممکن نہیں رہتا۔

مضامین کی مجموعی گریڈنگ کا کلیہ:

مضامین کی مجموعی گریڈنگ کے لیے گریڈز کو .A B.C.D.F وغیرہ میں تقسیم کر دیا جاتا ہے اور ہر گریڈ کو ایک عددی درجہ دے دیا جاتا ہے۔ مثلاً A=4 اور B=3 تصور کر لیا جائے تو چار مضامین پڑھنے والے طالب علم کے مجموعی گریڈ کا تعین یوں ہوگا۔

A=4+B=3+A=4+B=3

ٹوٹل:14

14/4=3.5

واضح رہے کہ گریڈنگ کے اس نظام کو استعمال کرنے والے مختلف مغربی درس گاہوں کی پیروی کرتے ہیں اس لیے مختلف گریڈوں سے مختلف عددی نمبر منسوب کیے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس نظام کے تحت گریڈنگ کرتے ہوئے معلم کو اپنے سکول کے وضع کردہ اصولوں کی پاسداری کرنی چاہیے۔ بہر حال جمع آوری کا طریقہ بیان کردہ اصول کے تحت ہی ہوگا۔

شکریه